اسلامی نظریاتی کونسل کی کارکردگی......ایک جائزہ

حافظ محمد عبدالرحمٰن ثانی

(قسط نمبر ۵ گزشتہ سے پیوستہ)

اسلامی نظریاتی کونسل کی ذمہ داریوں، کارکردگی اور کاوشوں سے عدمِ واقفیت کی بناء پر کہا جاتا ہے کہ اس کونسل کا فائدہ کیا ہے؟......اور اب تک اس نے کون سا ایسا کام کیا ہے جو ملک وقوم کے مفاد میں ہو یہ تو ہمیشہ اختلافی مسائل پر ہی رائے زنی کرتی ہے......وغیرہ وغیرہ...........

زیر نظر معلومات سے اندازہ ہوگا کہ کونسل نے تدوین قوانین کے حوالہ سے کس قدر محنت کی ہے اور علمی وتحقیقی بحث وتمحیص کے بعد اپنی سفارشات مرتب کر کے دی ہیں۔اسلامی نظریاتی کونسل نے گزشتہ برسوں میں جو کام کئے ان میں سے ایک وفاقی قوانین کا جائزہ بھی ہے۔ ہر چند کے 1973 کے آئین کے آرٹیکل ۲۲۷ تا ۲۳۱ میں واضح طور پر یہ کہا گیا ہے کہ: تمام موجودہ قوانین کو قرآن پاک اور سنت میں منضبط اسلامی احکام کے مطابق بنایا جائے گا جن کا اس حصہ میں بطور اسلامی احکام حوالہ دیا گیا ہے اور ایسا کوئی قانون وضع نہیں کیا جائے گا جو مذکورہ احکام کے منافی ہو۔

اس کے باوجود دھڑا دھڑ ایسے قوانین بنائے گئے اور اب بھی بنائے جا رہے ہیں جو خلاف احکامِ اسلامی ہیں، ذیل میں ہم بعض ان قوانین کا ذکر کر رہے ہیں جو قیامِ پاکستان سے بھی قبل کے ہیں مگر ہمارے ہاں نافذ ہیں اور بعض ۱۴ ۔اگست ۱۹۷۳ تک مختلف اوقات میں بنے اور نافذ ہوئے ۔ مگر کوئی ان بے لگام اسمبلیوں کو روکنے والا نہیں اگر کوئی ادارہ اس کی نشاندہی کرتا ہے تو اسی کو ہدفِ تنقید بنایا جاتا ہے ۔اسلامی نظریاتی کونسل اب تک ایسے بے شمار قوانین پر نظر ثانی کر کے سفارشات پیش کر چکی ہے ۔مگر اسمبلیوں نے ان سفارشات کا تاحال کوئی نوٹس نہیں لیا ......ہے کوئی ان سے پوچھنے والا ؟ **پاکستان کی مسلم عوام ،عوامی جماعتیں اور بالخصوص مذہبی جماعتیں اگر ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کی واقعتاً حامی ہیں تو یہ ان کا فرض ہے کہ وہ کونسل کی سفارشات پر عمل درآمد کے لئے اپنا اثر ورسوخ اور قوت صرف کریں ، اور ان قوانین میں اسمبلیوں سے ترامیم کروائیں جن کی نشاندہی کونسل کر چکی ہے اور جن کا متبادل بھی پیش کیا جا چکا ہے۔**

ذیل میں کونسل کے نظر ثانی شدہ چند مزید آرڈیننسز/قوانین پیشِ خدمت ہیں ۔

۸۲۔ آرڈیننس ۱۹۵۹ء (بسلسلہ چائے کے باغات) کا جائزہ :

قانون ہذا کا مقصد چائے کی برآمد کو بڑھانا' نئے چائے کے باغات کے ادارے قائم کرنا' چائے کے باغات کی بحالی اور چائے کی صنعت کو عمومی طور پر فروغ دینا اور پاکستان میں پیدا ہونے والی چائے پر محصول عائد کرنا ہے۔

اس کی دفعہ ۲۶ میں کہا گیا ہے کہ بورڈ کی طرف سے مجاز کردہ شخص کی تحریری رپورٹ کے بغیر کوئی عدالت کسی جرم میں مداخلت نہیں کرسکتی ۔ جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا کونسل کا نقطہ نظر یہ ہے کہ اگر کسی جرم کا ارتکاب کیا جائے تو اس کی بابت عدالت میں مقدمہ دائر کرنے پر کوئی پابندی نہیں ہونی چاہئے۔ پیشگی منظوری کی شرط بورڈ کے ہاتھ میں ایک اضافی بوجھ دے دیتی ہے۔ اس لئے کونسل سفارش کرتی ہے کہ اس دفعہ کو حذف کر دیا جائے یا اس میں ایسے طریقہ سے ترمیم کردی جائے کہ یہ شرط ختم ہو جائے۔

۸۳۔ متروکہ امانتوں کی منتقلی ایکٹ ۱۹۵۹ء

اس ایکٹ کی دفعہ ۱۱ میں کہا گیا ہے کہ:

''۱۱۔ کوئی دیوانی عدالت کسٹوڈین کی طرف سے کسی قابل انتقال امانت کی منتقلی یا بھارت سے موصول شدہ کسی امانت کی کسی مہاجر کو سپردگی سے متعلق کی گئی کارروائی یا صادر کردہ فیصلہ کے قانونی جواز کو چیلنج نہیں کرے گی۔''

یہ دفعہ دیوانی عدالتوں کو قانون ہذا کے تحت آنے والے جرم میں مداخلت سے روکتی ہے جو کہ اسلامی اصولوں کے منافی ہے۔ اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ اس دفعہ میں اس طرح ترمیم کردی جائے کہ یہ عدم مطابقت باقی نہ رہے۔

اسی قانون کی دفعہ ۱۲ میں کہا گیا ہے کہ:

''۱۲۔ حکومت' کسٹوڈین یا کسی دیگر شخص کے خلاف ایسے فعل کی بابت کوئی مقدمہ' نالش یا دیگر قانونی کارروائی نہیں ہوسکتی جو اس نے قانون ہذا یا اس کے تحت وضع کردہ قاعدہ یا دیئے گئے حکم کی تعمیل میں نیک نیتی سے کیا ہو یا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔''

اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان' مال یا آبرو کے لئے

ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کیے گئے ہوں۔ اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اور جان و مال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے۔ (دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

۸۴۔ فرنٹیئر کور آرڈیننس ۱۹۵۹ء

اس کی دفعہ ۲۵ میں کہا گیا ہے کہ:

''۲۵۔ کسی مجاز شخص کے خلاف ایسے فعل کی بابت کوئی مقدمہ، نالش یا دیگر قانونی کارروائی نہیں ہوسکتی جو اس نے قانون ہذا یا اس کے تحت وضع کردہ قواعد کی تعمیل میں نیک نیتی سے کیا ہو یا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔''

اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان، مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کیے گئے ہوں۔ اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اور جان و مال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے۔ (دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

۸۵۔ چائے آرڈیننس ۱۹۵۹ء

اس کی دفعہ ۲۵ میں کہا گیا ہے کہ:

''۲۵۔ بورڈ، اس کے کسی ممبر یا کسی دوسرے شخص کے خلاف ایسے فعل کی بابت کوئی استغاثہ، مقدمہ یا دیگر قانونی کارروائی نہیں ہوسکتی جو اس نے آرڈیننس یا اس کے تحت وضع کردہ قواعد کی تعمیل میں نیک نیتی سے کیا ہو یا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔''

اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان، مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کیے گئے ہوں۔ اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ مذکورہ دفعہ میں اس طرح ترمیم کردی جائے جس سے لوگوں کے حقوق، جائیداد اور جان و مال کا تحفظ ہو۔ (دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

☆ احتفظ بمذكرة في جيبك ترتب لك اعمالك وتنظم اوقاتك، وتذكرك بمواعيدك وتكتب بها ملاحظاتك. ☆

۸۶۔ صنعتی تنازعات آرڈیننس، ۱۹۵۹ء

اس آرڈیننس کی دفعہ ۳۲ میں کہا گیا ہے کہ:

''۳۲۔(۱) کوئی عدالت قانون ہذا کے تحت قابل سزا جرم کے خلاف کارروائی نہیں کرے گی نہ کسی ایسے جرم میں اعانت کے مقدمہ کی سماعت کرے گی۔الا یہ کہ اس کی شکایت مناسب حکومت کی اجازت سے کی گئی ہو۔'

اس قانون کی یہ دفعہ عدالتوں پر اس امر کی پابندی لگاتی ہے کہ وہ اس قانون کے تحت جرم کا نوٹس نہیں لے سکتیں۔الا یہ کہ شکایت کوئی ایسا فرد کرے جسے اس قانون کے تحت مقرر کیا گیا ہو اور جسے مناسب حکومت نے مقرر کیا ہو۔کونسل کی رائے ہے کہ ایسی پابندی متضرر شخص کو زیادتی کے خلاف شکایت کرنے کے حق سے محروم کرتی ہے جس کی اسلام میں اجازت نہیں۔لہذا یہ تجویز کیا جاتا ہے کہ مذکورہ دفعہ میں اس طرح ترمیم کردی جائے کہ یہ اسلامی اصولوں کے مطابق صحیح شکل اختیار کرلے۔

اس قانون کی دفعہ ۳۶ میں کہا گیا ہے کہ:

''۳۶۔کسی شخص کے خلاف کسی ایسے فعل کی بابت جو اس نے آرڈیننس ہذا یا اس کے تحت بنائے گئے قواعد کی پیروی میں نیک نیتی سے کیا ہو یا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو کسی عدالت میں، نالش استغاثہ یا کوئی اور قانونی کارروائی نہ ہو سکے گی۔''

اسلام سرکاری اہل کاروں کے کسی ایسے فعل کو تحفظ فراہم نہیں کرتا جس سے کسی کی جان کو نقصان پہنچے یا عزت پر حرف آئے یا جائیداد کو نقصان پہنچے جب کہ ایسا فعل جائز قانونی حدود سے ماوراء کیا گیا ہو خواہ ایسا فعل نیک نیتی سے کیا گیا ہو۔لہذا کونسل کی تجویز ہے کہ اس دفعہ میں اس طرح ترمیم کردی جائے جس سے لوگوں کے حقوق، جائیداد اور زندگیوں کو تحفظ حاصل ہو۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

۸۷۔ میونسپل آرڈیننس، ۱۹۶۰ء

اس آرڈیننس کی دفعہ ۱۱۸ میں کہا گیا ہے:

''۱۱۸ کوئی عدالت آرڈیننس ہذا کے تحت کسی جرم کے خلاف اختیار سماعت استعمال نہیں کرے گی الا یہ کہ چیئرمین یا کوئی ایسا شخص جسے میونسپل کمیٹی نے خصوصی طور پر یا عمومی طور پر مجاز کیا ہو اس سلسلے

میں تحریری طور پر شکایت کرے۔"

اس آرڈیننس کی مذکورہ دفعہ نے عدالتوں پر اس امر کی پابندی لگادی ہے کہ وہ اس آرڈیننس کے تحت کسی جرم کی سماعت نہیں کرسکتیں۔ الایہ کہ چیئرمین یا اس کا مقرر کردہ کوئی شخص رپورٹ کرے۔ اسلامی نظریاتی کونسل کی رائے ہے کہ یہ پابندی متضرر شخص کو ایسی خلاف ورزی کے خلاف شکایت کرنے کے حق سے محروم کردیتی ہے جس کی اسلام اجازت نہیں دیتا۔ لہذا یہ تجویز کیا جاتا ہے کہ دفعہ میں اس طرح ترمیم کردی جائے جس سے یہ تضاد دور ہوجائے۔

۸۸۔ چائے (قیمتوں پر کنٹرول، تقسیم اور نقل وحرکت) آرڈیننس ۱۹۶۰ء

اس کی دفعہ ۲۵ میں کہا گیا ہے کہ:

"۲۵۔ کوئی عدالت قانون ہذا کی رو سے قابل تعزیر کسی جرم میں مداخلت نہیں کرے گی بجز وفاقی حکومت یا اس کی طرف سے مجاز کردہ کسی افسر یا ادارہ کی پیشگی اجازت سے۔"

یہ دفعہ عدالتوں کو کسی جرم میں مداخلت کرنے سے روکتی ہے جب تک وفاقی حکومت یا اس کے مجاز کردہ افسر کی طرف سے تحریری رپورٹ موصول نہ ہو۔ یہ پابندی متاثرہ شخص کو اپنی حق تلفی کے خلاف شکایت کرنے کے حق سے محروم کرتی ہے جس کی اسلام میں اجازت نہیں۔ پس تجویز کیا جاتا ہے کہ اس عدم مطابقت کو دور کرنے کے لئے اس دفعہ میں ترمیم کردی جائے۔

اسی قانون کی دفعہ ۲۹ (۱) و (۲) میں کہا گیا ہے کہ:

"۲۹۔ (۱) کسی شخص کے خلاف ایسے فعل کی بابت کوئی مقدمہ، استغاثہ یا دیگر قانونی کارروائی نہیں ہوسکتی جو اس نے آرڈیننس ہذا یا اس کے تحت وضع کردہ قاعدہ یا دیئے گئے حکم کی تعمیل میں نیک نیتی سے کیا ہو یا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو"۔

اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان، مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔ اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اور جان ومال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے۔ (دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

۸۹۔شہری ہوابازی آرڈیننس ۱۹۶۰ء

اس کی دفعہ ۱۹ میں کہا گیا ہے کہ:

''۱۹۔کسی شخص کے خلاف ایسے فعل کی بابت کوئی مقدمہ استغاثہ یا دیگر قانونی کارروائی نہیں ہوسکتی جو اس نے قانون ہذا یا اس کے تحت قواعد کی تعمیل میں نیک نیتی سے کیا ہو یا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔''

اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان، مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اور جان ومال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

۹۰۔سرکاری سرمایہ کاری (مالی تحفظات) آرڈیننس ۱۹۶۰ء

قانون ہذا کا مقصد سرکاری آمدنی سے بعض سرمایہ کاری کو مالی تحفظ دینا ہے۔

اس کی دفعہ ۹ میں کہا گیا ہے کہ قانون ہذا کے تحت قابل تعزیر جرم کی سماعت صرف اس صورت میں ہوسکتی ہے جب متعلقہ حکومت کی طرف سے شکایت کی جائے۔جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا ایسی دفعات شہریوں کے حقوق میں مداخلت کے مترادف ہیں۔پس تجویز کیا جاتا ہے کہ اس دفعہ کو حذف کردیا جائے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۳)

۹۱۔چائے (قیمتوں پر کنٹرول، تقسیم اور نقل وحرکت) آرڈیننس ۱۹۶۰ء

قانون ہذا چائے کی قیمتوں، تقسیم اور نقل وحمل کو کنٹرول کرنے کے لئے خصوصی اقدامات کرنے سے متعلق ہیں۔

اس کی دفعہ ۲۵ میں کہا گیا ہے کہ کسی جرم کی سماعت کے لئے متعلقہ حکومت کی پیشگی منظوری ضروری ہے۔پہلے بیان کی گئی وجوہات کی بناء پر اس دفعہ کو حذف (p.80) کرنے کی سفارش کی جاتی ہے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۳)

۹۲۔نوٹری پبلک آرڈیننس ۱۹۶۱ء

اس کی دفعہ ۱۳ کی رو سے عدالتوں پر پابندی لگادی گئی ہے کہ وہ حکومت کی پیشگی اجازت کے بغیر کسی

نوٹری پبلک کے خلاف مقدمہ کی سماعت نہیں کر سکتیں۔کونسل پہلے بارہا دفعہ یہ کہہ چکی ہے کہ شکایت درج کرانے کے حق کو غصب نہیں کیا جاسکتا۔اس لئے اس دفعہ کو حذف کر دیا جائے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر۳)

۹۳۔جموں وکشمیر(جائیداد انتظام)آرڈیننس ۱۹۶۱ء

اس آرڈیننس کی دفعہ ۵ ب(ا) میں کہا گیا ہے کہ:

''۵ب(ا)حکومت'ایڈمنسٹریٹر یا کسی دیگر شخص کے خلاف ایسے فعل کی بابت کوئی مقدمہ'استغاثہ یا دیگر قانونی کارروائی نہیں ہو سکتی جو اس نے آرڈیننس ہذا کے تحت نیک نیتی سے کیا ہو یا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔''

اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان'مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اور جان ومال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کر دی جائے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر۱۱)

۹۴۔زرعی ترقیاتی بنک آرڈیننس ۱۹۶۱ء

اس کی دفعہ ۳۶ میں کہا گیا ہے کہ:۔

''۳۶۔کوئی عدالت اس آرڈیننس کے تحت قابل تعزیر جرم میں مداخلت نہیں کرے گی بجز جب ایسی تحریری شکایت موصول ہو جس پر بنک کے افسر مجاز کے دستخط ثبت ہوں۔''

اسلام حاکم انتظامیہ کے حکم یا فیصلہ کی قطعیت کو تسلیم نہیں کرتی'نہ ہی عدالتوں کو متاثرہ شخص کی شکایات کی سماعت کرنے سے روکتی ہے۔مذکورہ بالا دفعہ متاثرہ شخص کے اس حق کی نفی کرتی ہے ماسوائے بنک افسر کی تحریری شکایت کرنے پر۔

۹۵۔ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان(قومیانا)آرڈیننس ۱۹۶۱ء

اس کی دفعہ ۱۰ کہتی ہے کہ:

''۱۰۔اس آرڈیننس کے تحت کئے گئے کسی فعل کی بابت کسی عدالت میں کوئی مقدمہ یا دیگر قانونی

کارروائی نہیں ہو سکتی۔''

یہ ایک امتیازی دفعہ ہے جو متاثرہ شخص کو حق تلفی کرنے والے کے خلاف چارہ جوئی کرنے سے روکتی ہے۔ چنانچہ کونسل اس میں ترمیم کی سفارش کرتی ہے۔

۹۶۔ کارکنان روڈ ٹرانسپورٹ آرڈیننس ۱۹۶۱ء

اس کی دفعہ ۱۲ میں کہا گیا ہے کہ:

''۱۲۔ کسی شخص کے خلاف ایسے فعل کی بابت کوئی مقدمہ، استغاثہ یا دیگر قانونی کارروائی نہیں ہو سکتی جو اس نے آرڈیننس ہذا یا اس کے تحت وضع کردہ قواعد کی تعمیل میں نیک نیتی سے کیا ہو یا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔''

اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان، مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔ اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اور جان و مال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کر دی جائے۔ (دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

۹۷۔ تیل و گیس ترقیاتی کارپوریشن آرڈیننس ۱۹۶۱ء

اس کی دفعہ ۲۸ میں کہا گیا ہے کہ:

''۲۸۔ کارپوریشن، اس کے چیئرمین، کسی ڈائریکٹر، افسر، مشیر، ملازم یا کسی شخص کے خلاف ایسے فعل کی بابت کوئی مقدمہ قابل سماعت نہیں ہوگا جو اس نے آرڈیننس کے تحت قانون کے مطابق اور نیک نیتی کے ساتھ مناسب احتیاط و توجہ سے کیا ہو۔''

اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان، مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔ اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اور جان و مال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کر دی جائے۔ (دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

۹۸۔کم سے کم اجرت آرڈیننس ۱۹۶۱ء

اس کی دفعہ ۱۵ میں کہا گیا ہے کہ:

''۱۵۔کسی شخص کے خلاف ایسے فعل کی بابت کوئی مقدمہ' استغاثہ یا دیگر قانونی کارروائی نہیں ہوسکتی جو اس نے آرڈیننس ہذا یا اِن کے تحت وضع کردہ قواعد کی تعمیل میں نیک نیتی سے کیا ہو یا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔''

اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان' مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کیے گئے ہوں۔اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اور جان ومال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کردی جائے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

۹۹۔تجارتی تنظیمیں آرڈیننس ۱۹۶۱ء

اس کی دفعہ ۲۰ میں کہا گیا ہے کہ:

''۲۰۔کوئی عدالت زیر دفعہ ۱۸ قابل تعزیر جرم میں مداخلت نہیں کرے گی تاوقتیکہ ڈائریکٹر یا اس کے مجاز کردہ افسر کی طرف سے تحریری شکایت موصول نہ ہو نیز درجہ اول کے مجسٹریٹ کی عدالت سے کمتر کوئی عدالت ایسے جرم کی سماعت نہیں کرے گی۔''

اس دفعہ میں ایسی عدالتوں کو جو درجہ اول کے مجسٹریٹوں سے کمتر درجہ کی ہوں' جرم میں مداخلت کرنے سے روک دیا گیا ہے جب تک آرڈیننس ہذا کے تحت مقرر کردہ افسر رپورٹ نہ کرے۔کونسل کی رائے میں ایسی پابندی متاثرہ شخص کو حق تلفی کے خلاف آواز اٹھانے کے حق سے محروم کرتی ہے جس کی اسلام میں قطعاً اجازت نہیں۔پس تجویز کیا جاتا ہے کہ اس دفعہ میں اس طرح ترمیم کردی جائے کہ مذکورہ بالا تضاد دور ہو جائے۔

اس طرح اس کی دفعہ ۲۲(۱) کہتی ہے کہ:

''۲۲۔(۱) آرڈیننس ہذا کے تحت صادر کردہ حکم کو کسی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جائے گا۔''

یہ ایک امتیازی دفعہ ہے کیونکہ اس کے ذریعے متاثرہ فریق کو آرڈیننس ہذا کے تحت صادر شدہ حکم کو چیلنج کرنے کے حق سے محروم کردیا گیا ہے جبکہ اسلام نے متاثرہ شخص کو ایسے حق کی ضمانت دی ہے۔پس

کونسل تجویز کرتی ہے کہ اس دفعہ میں ترمیم کر دی جائے۔

اسی دفعہ کی ذیلی دفعہ (۲) میں کہا گیا ہے کہ:

''۲۲(۲) کسی شخص کے خلاف ایسے فعل کی بابت کوئی مقدمہ' استغاثہ یا دیگر قانونی کارروائی نہیں ہوسکتی جو اس نے آرڈیننس ہذا یا اس کے تحت وضع کردہ قاعدہ یا صادر شدہ حکم یا جاری کردہ ہدایت کی تعمیل میں کیا ہو۔''

اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان' مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اور جان ومال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کر دی جائے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)

۱۰۰۔سماجی بہبود کی رضا کارانہ ایجنسیاں (اندراج وانضباط) آرڈیننس ۱۹۶۱ء

اس کی دفعہ ۱۵ میں کہا گیا ہے کہ:

''۱۵۔کسی شخص کے خلاف ایسے فعل کی بابت کوئی مقدمہ' نالش یا دیگر قانونی کارروائی نہیں ہوسکتی جو اس نے آرڈیننس ہذا کے تحت نیک نیتی سے کیا ہو یا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔''

اسلام ریاست یا سرکاری حکام کے ایسے افعال کو تحفظ نہیں دیتا جو کسی کی جان' مال یا آبرو کے لئے ماورائے جائز حدود نقصان کا سبب بنیں خواہ وہ نیک نیتی سے کئے گئے ہوں۔اس لئے کونسل تجویز کرتی ہے کہ لوگوں کے حقوق اور جان ومال کے تحفظ کی خاطر اس دفعہ میں مناسب ترمیم کر دی جائے۔(دلیل کے لئے دیکھئے راہنما اصول نمبر ۱۱)...............(جاری ہے)